REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۲۱ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ ۲۵ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۶ تبوک ۱۳۳۷ ہش ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۰۸


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے البتہ موسم کی نمی کی وجہ سے نقرس کی بھی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## حکومت کو ۱۵ فروری تک عام انتخابات کرانے کے اعلان کا اختیار مل گیا

### قومی اسمبلی نے عوامی نمائندگی کے بل میں ترمیم کا بل منظور کر لیا

کراچی ۵ ستمبر۔ گزشتہ رات قومی اسمبلی نے ایک بل منظور کیا جس کا مقصد عوامی نمائندگی کے قانون میں ترمیم کر کے حکومت کو یہ اختیار دینا ہے کہ وہ ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء تک عام انتخابات کرانے اور ۷ مارچ ۱۹۵۹ء تک ان کے نتائج کا اعلان کرنے کے متعلق نوٹیفکیشن جاری کر دے۔ متعلقہ ترا لئے شماری کی ضمانت دینے کے لئے اسمبلی نے قانون میں کئی ایک نئی دفعات بھی شامل کی ہیں بحث کے دوران بعض ممبران اسمبلی نے جلد اعلان جاری کرنے پر زور دیا۔ چوہدری محمد علی نے تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ انتخابات سے دو ماہ قبل مرکزی اور صوبائی حکومتیں توڑ دی جائیں۔ اور ان کی جگہ کل جماعتی نگران حکومتیں بنائی جائیں۔ مسلم لیگ کے میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے پارلیمانی امور کے وزیر سردار امیر اعظم خاں نے کہا حکومت نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ عام انتخابات کرانے کا اعلان ۱۵ نومبر تک کر دیا جائیگا۔ نگران حکومتوں کا معاملہ ایسا ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں اور عوام کے مختلف طبقہ ہائے خیال سے تعلق رکھتا ہے۔ اس پر سب کو غور کر کے کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔

## اگر چین کی طرف سے فارموسا کو خطرہ پیدا ہوا تو

### ساحلی جزائر کے دفاع کا حکم دیدیا جائیگا (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر چین کی طرف سے فارموسا کو خطرہ لاحق ہوا تو ساحلی جزائر کے دفاع کا حکم دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کل وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کے ساتھ دو گھنٹہ تک مشورہ کرنے کے بعد انہیں یہ اختیار دے دیا۔ کہ وہ ان کی طرف سے یہ اعلان کر دیں۔ مسٹر ڈلس نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کیموئے اور متسو پر چین کی طرف سے جو گولہ باری ہو رہی ہے ممکن ہے کہ صدر آئزن ہاور اسے فارموسا کے لئے خطرہ تصور کریں۔ لیکن ابھی انہوں نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ امریکہ کو امید ہے کہ کمیونسٹ چین عالمی امن کو خطرہ میں نہیں ڈالے گا۔ کل تائیپے میں کومنتانگ حکومت کے ایک ترجمان نے ۴

کہا امریکن جٹ اڈا کا طیارہ فارموسا پہنچ گئے ہیں۔ ترجمان نے ان کی تعداد بتانے سے انکار کر دیا۔ ادھر کمیونسٹ چین نے اپنے سمندری علاقے کی حد کو بارہ میل تک بڑھانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یاد رہے چین نے اعلان کیا ہے کہ اب چین کے علاقائی سمندر کی حد بارہ میل تک بڑھا دی گئی ہے

## درخواست دعا

—از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ—

محترم شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ آپ دوبارہ بیمار ہو کر بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ احباب شیخ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں عند اللہ ماجور ہوں۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۸/۹/۴

## محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کی خدمات جلیلہ کا اعتراف

### بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنیوالے مبلغین کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی مشترکہ تقریب میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارتی تقریر

ربوہ ۵ ستمبر۔ کل شام محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی عظیم الشان تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت وخراج تحسین پیش کیا۔ آپ بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے بعض مبلغین کرام کے اعزاز میں وکالت تبشیر کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی میں صدارتی تقریر فرما رہے تھے۔

آپ نے دوران تقریر میں فرمایا بلاشبہ تبلیغ میں کامیابی بجز خدا تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں۔ تاہم ہر مبلغ کا یہ فرض ہے کہ وہ فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں علمی وعملی لحاظ سے ایسا معیاری نمونہ پیش کرے کہ جو جاذب فضل الٰہی ہو۔ خدا تعالیٰ کا یہ خصوصی فضل انہی منتخب لوگوں کو میسر آتا ہے۔ کہ جو طرز عمل کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیں۔ اس ضمن میں مثال کے طور پر آپ نے انڈونیشیا کے سابق رئیس التبلیغ محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم (جن کی حال ہی میں وفات ہوئی ہے) کی مثال پیش کی۔ آپ نے کہا مولوی صاحب موصوف بے شک علم دین سے بہرہ ور تھے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

## ایجنٹ اصحاب کے لئے

### ضروری اعلان

بل ہائے ماہ اگست ۱۹۵۸ء ایجنٹ اصحاب الفضل کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم حسب معاہدہ ۱۰ ستمبر تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نائیجیریا جانے کیلئے ہفتہ کے روز روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۵ ستمبر۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی معہ بیگم صاحبہ نائیجیریا تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۶ ستمبر بروز ہفتہ اڑھائی بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دقت مقررہ پر ربوہ سٹیشن پہنچکر اپنے بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)


آپیڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ستمبر ۵۸ء

# جبر و اکراہ

قسط نمبر ۳

— قسط نمبر ۲ "الٰہی نشانات" کے زیر عنوان ۴ ستمبر کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے —

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔
وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضهم الیٰ بعض زخرف القول غرورا۔ ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرهم وما یفترون

اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا ان میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے ان کے دل میں بُرے خیال ڈالتے ہیں جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو بھی اور ان کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ فرستادگانِ حق کے ساتھ مخالفین کا وجود لازم ملزوم کی حیثیت رکھتا ہے جو ان کے خلاف طرح طرح کی افترائیں گھڑتے ہیں۔ اور پھر انہیں لے کر ایک دوسرے کو پہونچاتے ہیں، اور انہیں خوب شہرت دیتے ہیں۔ تاکہ عوام فرستادہ حق سے بدظن ہو جائیں۔ اور ان پر معاشرتی دباؤ ڈالکر ان کو حق کی اشاعت سے روکا جائے۔

دراصل یہ طریقہ بھی جبر و اکراہ کا طریقہ ہی ہوتا ہے۔ جو عباد اللہ کے خلاف برتا جاتا ہے۔ کیونکہ عوام کو بھڑکا کر اکثر فساد فی الارض کی نوبت پہنچا دی جاتی ہے۔ بندگانِ حق کو کھلم کھلا کلمۂ حق کہنے سے روکا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے کئی وار کئے گئے۔ یہاں تک کہ آپ اپنے صحابہ سمیت گھروں کی چاردیواریوں میں محبوس ہو جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ رضی اللہ تعالےٰ جب اپنی ہمشیرہ کے گھر سے مسلمان ہونے کی نیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک صحابی کے گھر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایمان لانے کا اعلان کرتے ہی کہا کہ ہم کھلم کھلا کام کریں گے۔ گھروں میں چھپ چھپ کر نہیں رہیں گے۔ اس واقعہ کی طرف ہم نے صرف اس لئے اشارہ کیا ہے کہ مخالفین بندگانِ حق کو کس طرح جبر و اکراہ سے مجبور کر دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعب ابی طالب میں اپنے اعزہ کے سمیت اس لئے بند ہونا پڑا کہ سردارانِ مکہ نے آپ پر معاشرتی دباؤ ڈالکر آپ کو تبلیغ اسلام سے روکنے کے لئے باہم آپ کے بائیکاٹ کا ایک عہد نامہ تحریر کیا تھا آپ سے اور آپ کے اعزہ سے تمام تعلقات منقطع کر لئے گئے تھے۔ کسی قسم کا لین دین نہیں ہو سکتا تھا۔ یہاں تک کہ کھانے پینے کی اشیاء بھی بہت ہی کم میسر آتی تھیں۔ اور کئی کئی دن بھوکے گزارنے پڑتے تھے۔ بعض خدا ترس بھی کبھی کھانے پینے کی اشیاء بھیجنے کی کوشش کرتے۔ تو ان کو بھی روکا جاتا یہ بڑا جبر و اکراہ کا ایک ہتھیار تھا جو مخالفین نے آپ کے اور آپ کی جماعت کے خلاف استعمال کیا۔ ایسا جبر و اکراہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے علاوہ دیگر بندگانِ حق کے خلاف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ میں کوئی باقاعدہ اور منظم حکومت نہ تھی سرداران قبائل ہی جو فیصلہ کر دیتے۔ وہی اٹل حکم کا درجہ رکھتا تھا۔ اور کسی کی مجال نہ تھی۔ کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔ عوام میں بہت سے لوگ تو بھیڑ چال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے۔ تو خود ان کی اپنی نظر میں نہایت بے وقعت ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر غنڈہ گردی ابھر آتی ہے۔ غنڈہ عنصر بڑے لوگوں کی شہ پا کر کھل کھیلنے لگ جاتا ہے۔ غنڈوں کے ضمیر تو پہلے ہی مردہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کو طاقت وروں کی شہ مل جاتی ہے۔ تو وہ اور بھی بےباک ہو جاتے ہیں طائف کے سرداروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف غنڈوں کو ہی ابھار دیا تھا۔

فسادات میں یہی ہوتا ہے کہ غنڈہ عنصر یکدم ابھر آتا ہے۔ اور شرفاء جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو سکتا بھی ہے غنڈوں کے ڈر سے چپ سادھ لینے ہی میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں۔ ہمارے ملک کو ہڑتالوں۔ فسادات وغیرہ میں اس امر کا کافی تجربہ ہو چکا ہے کہ ایسے موقعوں پر پنجابی ضرب المثل کے مصداق

چورا چکا چودھری لنڈی رن پردھان

یعنی چور اور اچکے چودھری بن جاتے ہیں اور بدکردار عورتیں نمبرداری کرنے لگتی ہیں۔

مکہ مکرمہ میں تو خیر کوئی حکومت تھی ہی نہیں ایسے وقت میں شریف عنصر یا تو ڈر کر غنڈوں کے ساتھ مجبوراً مل جاتا ہے۔ اور یا کہیں اپنا سر چھپا کر دبک جاتا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے فسادات میں یہی ہوا۔ اور اگر خدانخواستہ ایک گھنٹہ اور مارشل لاء نہ لگایا جاتا تو بڑے بڑے شہر تباہ ہو کر رہ جاتے۔

مخالفین حق یہ صورت حال عمداً پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس طرح بندگانِ حق پر جبر و اکراہ کا مظاہرہ کر کے انہیں نہ صرف ڈرایا دھمکایا جائے بلکہ ان کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا جائے یہی چال تھی جو بعض متعصب لوگوں نے فسادات پنجاب میں چلی تھی۔ انہوں نے یہ فسادات کی آگ بھڑکائی۔ اور جب اس کے تدارک کے لئے حکومت نے بڑے بڑے لوگوں کو مشاورت کے لئے بلایا تو ان میں سے ایک پارسا نے جو طریق اختیار کیا۔ وہ تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے بالوضاحت بیان کیا ہے۔

اس سے آپ ایسے لوگوں کی فتنہ طبعی کا اچھی طرح سے اندازہ کر سکتے ہیں

الغرض عوام کو بھڑکا کر فساد فی الارض برپا کرنا مخالفین حق کا بزعم خود ایک بڑا کاری ہتھیار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ بھی جبر و اکراہ کا ہی ایک طریق ہے۔ جو اکثر استعمال کیا جاتا ہے یہ ہتھیار زخرف القول سے تیار کیا جاتا ہے بندگانِ حق اور ان کی جماعتوں کے خلاف جھوٹ پر جھوٹ بولکر یہ آتش نمرود بھڑکائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس آتش کو بھڑکانے والے خود ہی اپنے بھڑکائے ہوئے شعلوں میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ ان کے بھڑکائے ہوئے شعلے انہیں کی طرف لپک رہے ہیں تو وہ ڈر کر ان سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن وہ شعلہ جوالہ کی طرح انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کوئی راستہ نکلنے کے لئے نہیں چھوڑتے چنانچہ جب سردارانِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے خلاف تلوار اٹھائی۔ اور مکہ اور اردگرد کے لوگوں کو بھڑکا کر حملے کئے۔ تو اللہ نے تلوار ہی سے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو تہ تیغ کرنے اٹھے تھے۔ جنگ بدر کے بعد ان کے گھروں میں ماتم کی صفیں بچھ گئیں۔

الغرض الٰہی جماعت کی یہ تین بڑی اہم اور واضح خصوصیات ہیں کہ

(۱) اللہ تعالیٰ اس کے لئے نشان دکھاتا ہے۔

(۲) اس کے مخالفین اس کے خلاف صرف جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۳) اس کو جبر و اکراہ سے مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

# پادریوں نے مغربی ممالک میں اسلام کو سراسر غلط رنگ میں پیش کیا ہے

## اسلام عیسائیت پر ہر پہلو سے غالب آکر رہے گا!

## سوئٹزرلینڈ کے ایک عیسائی نوجوان کے تاثرات

سوئٹزرلینڈ کے ایک نوجوان عیسائی طالب علم نے ذیل کا مضمون اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ مضمون کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ نوجوان کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبولِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔
(خاکسار۔ ناصر احمد انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

عیسائیوں کے ایک کثیر حصہ کے نزدیک اسلام وحشی طرز کا مذہب ہے۔ پادری لوگ عوام کو یہ بتاتے ہیں کہ اسلام ایک ادنیٰ درجہ کا مذہب ہے اور اس کے ماننے والے متعصب اور وحشی قسم کے لوگ ہیں جنہیں عیسائی بنانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ مسلمان بہت ضدی قسم کے ہیں اور تعصب بھی ان میں بہت ہے اسلئے انہیں عیسائی بنانا آسان نہیں۔

اکثر سکولوں میں تاریخ کے مطالعہ کے سلسلہ میں اسلام کے متعلق معلومات بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ کتابوں میں قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر آجاتا ہے اور عیسائی طالبعلم جو کچھ اپنے استادوں سے اسلام کے متعلق سیکھتا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ:۔

اسلام کی بنیاد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکھی جو مدینہ کے باشندہ تھے۔ اس مذہب کا دینی مرکز مکہ ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا صرف ایک ہے۔ (اللہ) اور محمد اس کا رسول ہے انسانی روح ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اسلام عیسیٰ کی ابنیت کا قائل نہیں۔ دین کی اشاعت (نعوذ باللہ) تلوار کے ذریعہ جائز ہے جو دینی جنگ میں بہادری دکھائے اسے جنت میں اعلیٰ جگہ حاصل ہوگی۔ وحشی عربوں کو یہ تعلیم بہت پسند آئی جس کے نتیجہ میں انہوں نے موت سے نڈر ہو کر قتل و غارت کے نشہ میں مدہوش ہو کر غیر مذاہب کے لوگوں پر حملے شروع کر دئیے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ صرف مسلمان ہی جنت میں جائیں گے۔ دوسرے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ تعدد ازدواج کی تعلیم کی رُو سے مسلمان چار بیویاں کر سکتا ہے۔ عورت کے کوئی حقوق مقرر نہیں۔ مرد جس طرح چاہے عورت سے سلوک کرے اسلام غلامی کو برداشت کرتا ہے بلکہ اسے پرورش دیتا ہے۔ علاوہ ازیں سکولوں میں عیسائی استاد بعض مظالم کا ذکر کرتے ہیں جو ان کی رائے میں مسلمانوں نے غیر مسلم لوگوں پر کئے۔ پھر مشرکانہ تہواروں اور رسوم کا ذکر آتا ہے جو بالکل بے معنی بکہ جاہلانہ ہیں۔ پھر بداخلاق مسلمانوں کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ جو جھوٹ بولتے قتل کرتے اور لوٹ مار کرتے ہیں (کیا عیسائی ایسا نہیں کرتے؟) وہ جو دینی تعصب رکھتے ہیں اور وحشیانہ جوش کا مظاہرہ کرتے ہیں اور عیسائیوں سے جہاں کہیں موقع ملے دھوکہ دہی کرتے۔ انہیں نقصان پہنچاتے اور ان سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب پرانے قصے ہیں۔ اور صداقت سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ مسلمان لوگ اپنے ممالک میں دوسروں سے زبردستی اپنا مذہب منواتے ہیں! اور افریقہ میں سبز باغ دکھا کر لیز تجارتی تعلقات کے ذریعہ ان لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف راغب کر لیتے ہیں اور خود کمیونسٹوں کا ساتھ دیتے ہیں۔

نوجوان عیسائی اس قسم کی بہت سی باتیں اسلام کے متعلق سیکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بارہ میں بالکل غلط نظریہ رکھتا ہے۔ وہ اس امر کا قائل ہو جاتا ہے کہ اسلام روئے زمین پر نعوذ باللہ سب مذاہب سے خراب مذہب ہے۔ پادری لوگ سیاستدان اور سائنسدان اسلام کو بدنام کرتے نہیں تھکتے۔ اخبارات کے ذریعہ مزدور پیشہ اور زمیندار طبقہ میں اسلام کے خلاف جھوٹی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

ان حالات میں ایک عیسائی نوجوان کے لئے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ اسلام کو ایک متعصب مذہب نہ سمجھے جو تعدی سکھاتا ہے۔ ریڈیو۔ پریس اور طریق تعلیم کے ذریعہ اسے اسلام کے متعلق محض جھوٹ ہی سکھایا جاتا ہے۔ پادری لوگ عوام میں کذب بیانیاں دیدہ دانستہ پھیلاتے ہیں۔ تا لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائی مشن اسلام کے مقابلہ میں متواتر میدان چھوڑ رہے ہیں۔ اور انہیں اسلام کی بڑھتی ہوئی اشاعت سے ڈر لگتا ہے۔ تبھی تو وہ عوام کو اسلام کے بارہ میں بہکاتے ہیں تا وہ اسلام کیساتھ دلچسپی نہ رکھیں۔ اور نہ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن پادری اور سیاستدان یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی بچاؤ کی تدابیر اور بیہودہ جھوٹوں کے نتیجہ میں ہی بعض سمجھدار عیسائی اسلام سے دلچسپی رکھنے لگ جاتے ہیں۔

یا پھر شاید یہ سب کچھ سیاست کی وجہ سے ہے۔ استعماری طاقتیں اپنے سابقہ اثر کو مشرقی ممالک میں زائل ہوتا دیکھتی ہیں اور اسکی وجہ سے سب عیسائی ممالک میں اپنے جھوٹے نعرے بلند کرتی ہیں۔ تا کسی عیسائی ملک کو مسلمان ممالک سے ہمدردی کرنے اور ان کی مدد کرنے کا خیال تک پیدا نہ ہو! اور مغرب کو مزید میدان نہ چھوڑنا پڑے۔ پادریوں کو اسلام کے اچھے پہلوؤں کا بھی بخوبی علم ہے لیکن اس کے باوجود عوام میں اس کے بُرے پہلوؤں ہی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خود یہ لوگ اپنے مذہب میں تسلی نہیں پاتے۔ اس لئے وہ اسلام کی مخالفت میں لگ جاتے ہیں۔ تا عوام کے نزدیک اچھے عیسائی بنیں۔ عیسائی پادری بخوبی جانتے ہیں کہ وہ جو کچھ اسلام کے متعلق باتیں بیان کرتے ہیں وہ صد درجہ خلاف واقعہ ہیں تاہم ان کے نزدیک عوام کا عیسائیت پر قائم رہنا ضروری ہے۔ ورنہ پادریوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اگر لوگ عیسائیت پر قائم نہ رہیں تو چرچ کے چندے کم ہو جائیں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ خود ان کی مذہبی رسوم کیسے جھوٹوں کا مجموعہ ہیں۔ اسکے باوجود وہ عوام کو عیسائیت کی تلقین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ہی سچا ہے۔ باقی سب شیطان ہیں۔ یہ پادری لوگ بھی اسلام کے اچھے پہلوؤں اور ان کی صداقتیں اور اسلام کی

## کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## راہِ سلوک میں مبارک قدم

"راہِ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں ایک دین العجائز والے۔ جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے۔ حتےٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص مقصود مسیح نے بیان کیا کہ اس کی عیسائیت کا باعث بھی تھا۔ کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا چلہ کشی کرتا رہا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا تو بدظن ہو کر عیسائی ہو گیا۔ سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا۔ کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔" (ملفوظات)

پیشگوئیاں جانتے ہیں لیکن اسکے باوجود عوام کے لئے ان کے نزدیک یہی مناسب ہے کہ وہ اس اعلیٰ درجہ کے مذہب سے بے خبر ہی رہیں۔ کیونکہ یہ مذہب عیسائیت کا مقابلہ کرتا رہا ہے۔ اور آج بھی کرتا ہے اور مستقبل میں اس پر ہر پہلو سے چھا جائے گا۔

نیکدل عیسائی کے نزدیک مذہب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور انحصار اعمال پر ہے عقائد پر نہیں۔ ایسے لوگ اپنے مذہب کی تعریف تو کرتے ہیں۔ جو بڑا پُر حکمت اور اعلےٰ درجہ کا اور عملی سکھانے والا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ دوسرے مذاہب کو ردّی کی ٹوکری میں نہیں پھینکتے۔ وہ اسلام کی ماضی سے خوب واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ اسلام نے کس رنگ میں مغربی اقوام پر اپنا اثر ڈالا۔ اگر بعض مسلمانوں نے کسی وقت مظالم بھی کئے تو ان کا اس مذہب کی اعلیٰ تعلیم سے کیا مقابلہ!

لیکن ایسے نیکدل عیسائیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اگر وہ کسی عیسائی پر یہ واضح کرنے کی کوشش کریں کہ ہر مذہب میں خوبیاں بھی ہیں۔ تو لوگ اسے کافر کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ متعصب لوگوں سے ہمدردی کرتا ہے۔ اور باغیوں قتل و غارت کرنیوالوں اور بدمعاش لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ اس امر کی جرأت نہیں کرتے کہ برملا میں اپنا نقطہ نگاہ بیان کریں۔ ایسے عیسائی یقیناً پائے جاتے ہیں۔ جو اسلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ علانیہ اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس لئے مذہب اسلام کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے (جو سب سے مشکل بھی ہے) کہ اسلام کی صداقت کو پیش کیا جائے اور اس کے شاندار مستقبل پر روشنی ڈالی جائے سوئیٹزر میں مزید مشن کھولے جانے چاہئیں۔ مزید اجلاس منعقد کئے جانے چاہئیں۔ تاکہ اسلام قدم جما سکے۔ اور دلوں کو فتح کر سکے۔ اسلامی تعلیم پر مشتمل کتب و رسالے کم قیمت پر میسر تو آتے ہیں۔ تاہم ان کی اشاعت اور زیادہ کی جانی چاہیئے۔ اگر جماعت احمدیہ کا ہر فرد تبلیغ کرے۔ تو اسلام سوئیٹزرلینڈ میں قدم جما سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابتدائی مشکلات بہت سخت ہیں۔ بالخصوص ایک ایسے ملک میں جہاں غلط پراپیگنڈا کا زور ہو۔ تاہم جونہی عوام میں سے بعض لوگ اسلام کی عظمت کا علم حاصل کر لیں گے۔ اور پھر اسے دوسروں تک پھیلائیں گے۔ تو کامیابی بھی جلد آ جائے گی۔ کامیابی وقت طلب ہے۔ لیکن یہ آکر رہے گی۔

خدا تعالےٰ کا پُر عظمت دین اسلام جلد ہی باطل مذاہب کا قلع قمع کر دے گا مستقبل اسلام کا حصہ ہے۔ مستقبل کو اسلام بناتا ہے۔ انسانوں کی خوش قسمتی اس میں ہے کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو۔ محمدؐ کا لایا ہوا دین۔

اللہ اکبر خدا کے نبیؐ کی تعلیم کا بول بالا ہو۔ اس کی صداقت ماضی میں ثابت ہوئی۔ اور مستقبل میں ثابت ہوگی۔

عیسائیوں کے پھیلائے ہوئے جھوٹوں کا بُرا ہو! کیتھولک لوگوں کی کفر بازی کا بُرا ہو۔ (والٹر ہمرمان)

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

# خُدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

## تعمیر دفتر کیلئے ذی استطاعت خدام سو سو روپیہ پیش کریں

از حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کی شوریٰ کے اجلاس میں دفتر خدام الاحمدیہ کی تعمیر کا معاملہ پیش ہوا تھا۔ اور اس میں ہم سب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پوری کوشش اور جدوجہد کر کے دفتر کو مکمل کیا جائے۔ جب تک دفتر کی عمارت مکمل نہیں ہوتی۔ خدام الاحمدیہ کے تربیتی کاموں کو پوری طرح جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اب تک دفتر کے صرف چار کمرے ہیں اور وہ کمرے بالکل ناکافی ہیں۔ انصار اللہ نے اپنے دفتر کی تعمیر کا کام پچھلے سال شروع کیا تھا اور ایک سال کے اندر اندر انہوں نے دفتر کو مکمل کر لیا ہے۔ اور ایک ہال بھی بنا لیا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا دفتر بھی مکمل ہے۔ لیکن خدام جو نوجوان ہیں۔ اور جن کی ہمتیں بلند اور ارادے اونچے ہیں۔ اور جن کا ہر کام پیش پیش ہونا ضروری ہے ان کا دفتر ابھی نامکمل ہے۔ پس ان حالات میں خدام کا فرض ہے کہ وہ دفتر کی تعمیر کی طرف فوری توجہ کریں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع پر اس بارہ میں بہت ذمہ داری آتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقہ اور ضلع کے قائدین کو توجہ دلائیں کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے فوری جدوجہد شروع کر دیں۔ ایسے خدام جن کو اللہ تعالےٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ ان سے کم از کم یکصد روپیہ لیا جائے۔ اگر یکصد روپیہ دینے والے چار سو خدام بلند ہمتی کا ثبوت دیں۔ تو دفتر مکمل ہو سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اتنی تعداد میں ایسے خدام موجود ہیں جو سو سو روپیہ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا ذاتی بھی علم ہے ایسے خدام بھی ہیں۔ جو ہزار ہزار روپیہ ادا کر سکتے ہیں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع کو تمام ایسے خدام کی فہرست تیار کر لینی چاہیئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت دی ہے کہ تعمیر کے لئے یکصد روپیہ دے سکیں اور اس فہرست کی ایک نقل دفتر مرکزیہ کو بھی بھجوا دینی چاہیئے تاکہ دفتر کو بھی اندازہ ہو سکے۔ وہ خدام جو اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر کے ہال میں کندہ کر دئے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعا کریں گی۔

علاوہ ازیں ایسے خدام کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ بہر حال ہمیں فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ عمارت مکمل ہو سکے اور اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ان کا دفتر مکمل ہے (یہ تحریک میں نے گذشتہ سال کرتے ہوئے خدام سے امید کی تھی۔) اسی طرح یہ کوشش کی جائے کہ جو خدام سو سو روپیہ کی ذیل میں آئیں وہ خود اپنی استطاعت کے مطابق چندہ اکٹھا کر دیں درحقیقت کوئی ایسا خادم نہیں ہونا چاہیئے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔

## ہفتہ — چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ کے سلسلہ میں ۴ تا ۱۰ ستمبر جو ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ذرائع بھی استعمال کئے جائیں۔

۱۔ اس اعلان کے پہنچنے پر روزانہ کسی ایک نماز میں خدام کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ کہ وہ اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

۲۔ ہر مجلس میں مقامی حالات کی روشنی میں وفود بنا دئے جائیں۔ جو اس ہفتہ میں خدام کے پاس پہنچ کر تحریک اور وصولی کریں۔

۳۔ اس ہفتہ میں ایک عام اجلاس کر کے خدام کو اس کی اہمیت سے روشناس کرایا جائے۔ اور محترم نائب صدر صاحب کی طرف سے جو ذی استطاعت خدام کیلئے سو سو یا پچاس پچاس روپے حصہ لینے کی تحریک ہے وہ سنائی جائے۔ اس تحریک سے مجالس کو الفضل۔ خالد اور خطوط کے ذریعہ اطلاع ہو چکی ہے۔

۴۔ اس سلسلہ میں ہر ایک خادم تک پہنچنا ضروری ہے

۵۔ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ خدام سے نقد وصولی ہو۔ سوا دیہاتی مجالس کے جو نقدی میں ادائیگی کے قابل نہ ہوں۔ ان سے جنس کی صورت میں وصولی کی جائے

۶۔ اس ہفتہ میں ہر خادم سے کم از کم ایک روپیہ جو کہ سالانہ مقرر ہے۔ اس کی وصولی بہر صورت کر لی جائے۔ مگر کوشش یہ کی جائے کہ جو خدام ذی استطاعت ہیں ان سے ایک ایک سو یا پچاس پچاس روپے وصولی ہوں ایسے خدام کے نام ہال میں کندہ کر دئے جائیں گے تا آنیوالی نسلیں ان سے نیک نمونہ پکڑیں۔ اور ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ نیز ان کے اسماء دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں بھی پیش کر دئیے جائیں گے۔

۷۔ اگر کسی مجلس میں ایسے ذی استطاعت خدام بھی ہوں۔ جن کو خطوط کے ذریعہ مرکز کی طرف سے تحریک کی جانی ضروری ہو۔ تو ایسے خدام کے پتہ جات ملنے پر ان کو لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

**ورزشی مقابلوں میں شامل ہونیوالے خُدام کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں**

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

## ایک سوال کا جواب

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے واذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون (جمعہ پ ۲۸) یعنی اللہ کا بہت ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر الٰہی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"دوسری یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں۔ جو شخص اس میں پڑتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق سے وہ گناہوں سے بچتا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر وہ ایک آن میں بھی خدا تعالیٰ سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ . . .

جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء)

بعض لوگوں کی طرف سے یہ سوال ہوتا ہے کہ جب قرآن کریم نے ذکر کثیر کی ہدایت فرمائی ہے تو حدیث شریف میں جو سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ اور اللّٰہ اکبر کے متعلق آیا ہے کہ تینتیس تینتیس بار اور چونتیس بار ذکر کیا جائے اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سوال کا جواب نہایت درجہ حکیمانہ دیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

سوال:۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بمقام گورداسپور احاطہ کچہری میں ایک صاحب نے پوچھا کہ نماز کے بعد تسبیح لے کر ۳۳ بار اللہ اکبر جو پڑھا جاتا ہے آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب:۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ حسب مراتب ہوا کرتا تھا اور اس حفظ مراتب نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مشکلات پیش آئی ہیں اور انہوں نے اعتراض کر دیا ہے کہ فلاں دو احادیث میں باہم اختلاف ہے۔ حالانکہ اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تعلیم بلحاظ محل اور موقع کے ہوتی ہے مثلاً ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ نیکی کیا ہے۔ آنحضرت صلعم کو معلوم تھا کہ اس میں یہ کمزوری ہے کہ ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ نیکی یہ ہے کہ تو ماں باپ کی عزت کر۔ اب کوئی خوش فہم اس سے یہ نتیجہ نکال لے کہ بس اور تمام نیکیوں کو ترک کر دیا جائے یہی نیکی ہے۔ ایسا نہیں۔ اسی طرح تسبیح کے متعلق بات ہے۔ قرآن شریف میں تو آیا ہے واذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون یعنی اللہ کا بہت ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ اب یہ واذکروا اللّٰہ کثیراً نماز کے بعد ہی ہے تو ۳۳ مرتبہ تو کثیر کے اندر نہیں آتا۔ پس یاد رکھو کہ ۳۳ مرتبہ والی بات حسب مراتب ہے۔ ورنہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو سچے ذوق و لذت سے یاد کرتا ہے اسے شمار سے کیا کام وہ تو بیرون از شمار یاد کرے گا۔ ایک عورت کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کسی پر عاشق تھی۔ اس نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے پھیر رہا ہے۔ اس عورت نے اس سے پوچھا تو کیا کر رہا ہے [illegible] ذکر کر رہا ہوں۔ عورت نے کہا یار کو یاد کرنا اور پھر گن گن کر۔ اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا۔ تو آپ نے اسے فرما دیا کہ ۳۳ مرتبہ کر لیا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی باتوں کا التزام ہی نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے کہ کس مقام اور درجہ پر آپ پہنچے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات آپ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ رات کو جو میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو اپنے بستر پہ نہ پایا۔ مجھے خیال گذرا کہ کسی دوسری بیوی کے گھر میں ہوں گے۔ چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا مگر آپ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی تو قبرستان میں دیکھا کہ آپ سفید چادر کی طرح زمین پہ پڑے ہوئے ہیں اور سجدہ میں گر کے ہوئے کہہ رہے ہیں سجد لک روحی و جنانی اب بتاؤ کہ یہ مقام اور مرتبہ ۳۳ مرتبہ کی شماری سے پیدا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جب انسان میں اللہ تعالیٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے وہ ذکر الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔ اور پھر گن کر ذکر کرنا تو کفر سمجھتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء)

---

# فضل عمر ڈسپنسری کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے خدمت خلق کے کام کو وسیع پیمانہ پہ جاری کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس میں مختلف مقامات پہ علاج کی سہولت کے لئے ڈسپنسریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ مقامی جماعت کے کمل تعاون کے ساتھ ایک ڈسپنسری حلقہ مارٹن روڈ میں تیار ہو چکی ہے۔ اس ڈسپنسری کی عمارت کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود یوم مصلح موعود کی تقریب پہ ۲۰ فروری ۵۸ء کو نصب فرمایا تھا۔

حلقہ مارٹن روڈ کی ڈسپنسری کی عمارت پہ اٹھارہ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اور یہ رقم خدام الاحمدیہ نے احباب جماعت کے تعاون سے مہیا کی ہے

اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں برکت ڈالے اور اس کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ستمبر میں اس ڈسپنسری کا شاندار افتتاح ہوگا۔ اس میں کام کرنے کے لئے لائق ڈاکٹر اور تجربہ کار کمپونڈر رکھے جا رہے ہیں

یہ فضل عمر ڈسپنسری برائے نام قیمت پہ ادویات مہیا کرے گی۔ اس کو احسن طور پہ چلانے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی مندرجہ ذیل احباب پہ مشتمل مقرر کی گئی ہے

کرنل تقی الدین احمد صاحب صدر ـــ ملک بشیر احمد صاحب (امیر جماعت کراچی) ـــ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ـ چوہدری نذیر احمد صاحب ـــ محمد یسین صاحب لکھنوی۔

اس سکیم کے ماتحت مجلس کراچی نے حلقہ گولیمار میں بھی ایک ڈسپنسری کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی ہے جس کی بنیادی اینٹ پہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مری میں دعا فرمائی تھی۔

احباب جماعت [illegible] درخواست ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس سلسلہ میں ان نیک سکیموں کو پورے طور پر چلانے کی توفیق دے۔ آمین

مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

# اعلان برائے داخلہ جامعہ نصرت



---

# درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مرزا محمد امین صاحب پیرول ڈیلر چمن ایک مخلص اور سلسلہ کی متواتر خدمت کرنے والے دوست ہیں۔ ان کے والد محترم مرزا فیروز الدین صاحب کوئٹہ میں بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ناظر بیت المال

(۲) میرے والد میاں خیر محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان عرصہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ فیض محمد خان ڈیرہ غازیخان

---

# دعائے مغفرت

(۱) میرے والد منشی سعادت علی صاحب ساکن یمن بٹیہ مؤرخہ ۲۴ اگست ۵۸ء بوقت ایک بجے دن انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ بو النساء بیگم صدر لجنہ اماء اللہ دلکھا

(۲) میری بیوی ۳۰ اگست ۵۸ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ فضل الحق احمدی بلہڑ ضلع شیخوپورہ

# فاستبقوا الخیرات

سال رواں کے پہلے چار مہینوں یعنی یکم مئی سے لے کر ۳۱ اگست ۱۹۵۵ء تک کی بڑی بڑی جماعتوں کے لازمی چندوں کی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے۔ اس نقشہ میں منظور بجٹ کے مقابلہ میں اصل وصولی فی صدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ مثلاً ایک جماعت جس کا چندہ عام وحصہ آمد کا سالانہ بجٹ ۳۰۰۰ روپیہ ہو۔ تو اس کی طرف سے ان چار مہینوں میں ان مدات کا ۱۰۰۰ روپیہ وصول ہونا چاہیئے تھا۔ اگر اس جماعت کی طرف سے ۱۰۰۰ روپیہ وصول ہوئے ہوں تو اس کی وصولی ۱۰۰ فی صدی دکھائی گئی ہے۔ پس جن جماعتوں کی وصولی ۱۰۰ فی صدی دکھائی گئی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان کا سال بھر کا بجٹ پورا ہوگیا ہے بلکہ جتنی رقم پہلے چار مہینوں میں وصول ہونی چاہیئے تھی۔ وہ تمام رقم یا اس سے زائد رقم وصول ہوگئی ہے۔ البتہ دو جماعتوں نے (گوٹھ جمال الدین اور گوٹھ حاجی قمرالدین) چندہ سالانہ کا سالی بھر کا بجٹ اس وقت تک پورا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ان تمام جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس نقشہ کا بغور مطالعہ فرما دیں۔ اور جہاں جہاں کمی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے مناسب جدوجہد عمل میں لا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

## الف۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک لاکھ روپے سے زائد ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | لاہور (تمام حلقہ جات) | ۴۹ | ۳۴ |
| ۲ | کراچی | ۸۵ | ۳۱ |

## ب۔ جن جماعتوں کا بجٹ بیس ہزار اور ایک لاکھ روپے کے درمیان ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | پشاور | ۹۵ | ۳۷ |
| ۲ | ربوہ (تمام حلقہ جات) | ۸۷ | ۱۹ |
| ۳ | کوئٹہ | ۴۷ | ۱۰ |
| ۴ | راولپنڈی | ۵۰ | ۴ |

## ج۔ جن جماعتوں کا بجٹ دس اور بیس ہزار روپے کے درمیان ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | سول لائن لاہور | ۱۰۰ | ۵۷ |
| ۲ | سیالکوٹ شہر | ۱۰۰ | ۲۱ |
| ۳ | لاہور چھاؤنی | ۱۰۰ | ۱۱ |
| ۴ | اسلامیہ پارک لاہور | ۶۶ | ۲۵ |
| ۵ | لائل پور | ۶۶ | ۱۴ |
| ۶ | سرگودھا | ۶۹ | ۱۲ |
| ۷ | مزنگ لاہور | ۷۶ | ۶ |
| ۸ | ڈھاکہ | ۶۴ | ۷ |

## د۔ جن جماعتوں کا بجٹ پانچ اور دس ہزار روپے کے درمیان ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | دہلی دروازہ لاہور | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۲ | ٹانڈھی سندھ | ۱۰۰ | ۲ |
| ۳ | قصور | ۱۰۰ | ۵۶ |
| ۴ | ماڈل ٹاؤن لاہور | ۱۰۰ | ۴ |
| ۵ | اوکاڑہ | ۸۶ | ۵۵ |
| ۶ | شیخوپورہ | ۱۰۰ | ۲۶ |
| ۷ | گوجرانوالہ | ۱۰۰ | ۱۶ |
| ۸ | گکھیانہ | ۷۷ | ۵۵ |
| ۹ | ملتان شہر | ۹۳ | ۳۳ |
| ۱۰ | گجرات | ۱۰۰ | ۱۸ |
| ۱۱ | سنت نگر لاہور | ۸۸ | ۱۸ |
| ۱۲ | حیدرآباد سندھ | ۷۹ | ۱۱ |
| ۱۳ | جہلم | ۶۰ | ۲۲ |
| ۱۴ | ملتان چھاؤنی | ۴۱ | ۱۶ |
| ۱۵ | منٹگمری | ۵۳ | ۲۳ |
| ۱۶ | مغل پورہ لاہور | ۷۱ | ۴ |
| ۱۷ | دارالصدر جنوبی ربوہ | ۴۲ | ۲۴ |
| ۱۸ | واہ کینٹ | ۸۴ | ۸ |
| ۱۹ | نرائن گنج | ۴۴ | ۱۲ |
| ۲۰ | محمدآباد | ۳۴ | ۷ |
| ۲۱ | چاٹگانگ | ۳۰ | ۱۷ |
| ۲۲ | کنری سندھ | ۳۵ | ۹ |

## ھ۔ جن جماعتوں کا بجٹ دو اور پانچ ہزار روپے کے درمیان ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | نواب شاہ | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۲ | روڑہ | ۱۰۰ | ۱۰ |
| ۳ | ڈیرہ غازی خاں | ۱۰۰ | ۸۶ |
| ۴ | شیخوپورہ چھاؤنی | ۱۰۰ | ۷۲ |
| ۵ | محمد نگر لاہور | ۶۰ | ۱۰۰ |
| ۶ | مردان | ۱۰۰ | ۵۸ |
| ۷ | چک ۹۹ RB گھسیٹ پورہ | ۷۳ | ۴۸ |
| ۸ | بھاٹی دروازہ لاہور | ۱۰۰ | ۲۴ |
| ۹ | بہاول پور | ۱۰۰ | ۴۱ |
| ۱۰ | گڑھی شاہو لاہور | ۸۳ | ۵۷ |
| ۱۱ | دارالشکر ربوہ | ۹۶ | [illegible] |
| ۱۲ | دارالرحمت غربی ربوہ | ۱۰۰ | × |
| ۱۳ | بڈیوکے | ۱۰۰ | ۷ |
| ۱۴ | سلطان پورہ لاہور | ۸۹ | ۲۸ |
| ۱۵ | آنبہ کرم پورہ | ۶۲ | ۵۴ |
| ۱۶ | چک ۱۸ بہوڑو | ۳۷ | ۴۵ |
| ۱۷ | کرنڈی | ۳۸ | ۱۴ |
| ۱۸ | ڈسکہ | ۴۸ | ۲۵ |
| ۱۹ | جڑانوالہ | ۹۴ | ۳ |
| ۲۰ | کیمبل پور | ۶۰ | ۳۳ |
| ۲۱ | دارالصدر غربی ربوہ | ۸۶ | ۳ |
| ۲۲ | چنیوٹ | ۶۹ | ۴ |
| ۲۳ | چک ۱۱۷ چھور | ۸۳ | × |
| ۲۴ | سیالکوٹ چھاؤنی | ۶۸ | ۱۵ |
| ۲۵ | کوہاٹ | ۶۶ | ۱۴ |
| ۲۶ | سکھر | ۷۵ | ۳ |
| ۲۷ | کیپٹل پارک لاہور | ۷۰ | ۸ |
| ۲۸ | میرپور خاص | ۵۳ | ۴۵ |
| ۲۹ | ایبٹ آباد | ۵۰ | ۸ |
| ۳۰ | مصری شاہ لاہور | ۷۰ | ۷ |
| ۳۱ | دھرم پورہ لاہور | ۶۱ | ۱۵ |
| ۳۲ | بدوملہی | ۷۳ | ۱ |
| ۳۳ | حافظ آباد | ۵۵ | ۱۷ |
| ۳۴ | روہڑی | ۶۶ | ۴ |
| ۳۵ | برج ورکس سکھر | ۶۲ | ۶ |
| ۳۶ | نیلا گنبد لاہور | ۵۰ | ۱۵ |
| ۳۷ | سانگلہ ہل | ۴۳ | ۳۱ |
| ۳۸ | وزیرآباد | ۶۳ | × |
| ۳۹ | واجگڑھ چوبرجی لاہور | ۴۵ | ۱۷ |
| ۴۰ | رحیم یار خاں | ۶۲ | × |
| ۴۱ | دوالمیال | ۴۸ | ۱۳ |
| ۴۲ | دارالصدر شرقی ربوہ | ۶۱ | × |
| ۴۳ | دارالرحمت وسطی ربوہ | ۴۹ | ۷ |
| ۴۴ | بھیرہ | ۵۱ | × |
| ۴۵ | گوجرہ | ۴۲ | ۸ |
| ۴۶ | برہمن بڑیہ | ۳۶ | ۱۴ |
| ۴۷ | ناصرآباد اسٹیٹ | ۱۶ | ۲۹ |
| ۴۸ | پرانی انارکلی لاہور | ۲۵ | ۵ |
| ۴۹ | اچھرہ لاہور | ۳۱ | ۶ |
| ۵۰ | احمد نگر مشرقی پاکستان | ۲۰ | ۱۵ |
| ۵۱ | باغبانپورہ لاہور | ۳۴ | × |
| ۵۲ | محمود آباد اسٹیٹ | ۲۴ | ۷ |
| ۵۳ | کرتو بینڈوری | ۲۳ | × |
| ۵۴ | بشیرآباد اسٹیٹ | × | × |
| ۵۵ | ظفرآباد اسٹیٹ وبیرڈیکا | × | × |
| ۵۶ | ٹیکی گارڈن | × | × |

## و۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | چک ۱۷ ودھ | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۲ | چک سکندر | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | چک ۸۸ بسیانہ | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۴ | چک ۹۹ مراد | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۵ | علی پور (ملتان) | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۶ | گوٹھ جان دین | ۲۶ | ۱۰۰ |
| ۷ | منڈی بہاؤالدین | ۱۰۰ | ۹۶ |
| ۸ | چک ۳۵ ج | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۹ | چک ۳۳-۳۲ ج | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۱۰ | گوٹھ حاجی قمرالدین | × | ۱۰۰ |
| ۱۱ | چک ۹۹ ش | ۱۰۰ | ۹۰ |
| ۱۲ | خوشاب | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۱۳ | بیگم کوٹ | ۸۱ | ۱۰۰ |
| ۱۴ | گوٹھ امام بخش | × | ۱۰۰ |
| ۱۵ | بنوں | ۹۱ | ۱۰۰ |
| ۱۶ | چک L-11 | ۱۰۰ | ۱۰۰ |
| ۱۷ | گوجرخاں | ۱۰۰ | ۷۵ |
| ۱۸ | گکھڑ منڈی | ۱۰۰ | ۷۷ |
| ۱۹ | ڈہرکی منڈی | ۸۷ | ۱۰۰ |
| ۲۰ | نصرت آباد اسٹیٹ | ۱۰۰ | ۲۲ |
| ۲۱ | چک ۵ ج ب | ۷۷ | ۱۰۰ |
| ۲۲ | مانسہرہ | ۱۰۰ | ۴۳ |
| ۲۳ | پیجا | ۱۰۰ | ۷۵ |
| ۲۴ | ڈگری سندھ | ۴۳ | ۱۰۰ |
| ۲۵ | سودو | ۵۱ | ۱۰۰ |
| ۲۶ | چک ۳۰ L-11 | ۸۸ | ۷۳ |
| ۲۷ | کوٹ فتح خاں | ۹۲ | ۶۷ |
| ۲۸ | دارالرحمت شرقی ربوہ | ۱۰۰ | ۴۰ |
| ۲۹ | دارالبرکات ربوہ | ۱۰۰ | ۹ |
| ۳۰ | شیخ پور | ۱۰۰ | ۳۲ |
| ۳۱ | نور نگر فارم | ۶۳ | ۷۶ |
| ۳۲ | ظفرآباد وبیرلابینی | ۵۰ | ۸۵ |
| ۳۳ | چک ۱۹۲ مراد | ۵۲ | ۷۶ |
| ۳۴ | چک ۵۵ L-2 محمود پور | ۱۰۰ | ۸ |

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۳۵ | کھیوڑہ | ۹۳ | ۱۷ |
| ۳۷ | دھیرکے کلاں | ۱۰۰ | ۷ |
| ۳۹ | کریم نگر فارم | ۳۹ | ۶۶ |
| ۴۱ | سکردو آزاد کشمیر | ۵۲ | ۴۹ |
| ۴۳ | کھاریاں | ۵۱ | ۴۸ |
| ۴۵ | چک ۱۲۰ پ کوٹ فرزند علی | ۱۴ | ۸۲ |
| ۴۷ | چک ۳۳ ش دھاروالی | ۳۵ | ۵۵ |
| ۴۹ | احمد نگر متصل ربوہ | ۶۴ | ۱۸ |
| ۵۱ | ادرحمہ | ۵۳ | ۲۵ |
| ۵۳ | عارف والا | ۴۹ | ۲۶ |
| ۵۵ | خانپور (رحیم یار خان) | ۴۴ | ۳۱ |
| ۵۷ | نبی سر روڈ | ۴۸ | ۱۹ |
| ۵۹ | مظفر گڑھ | ۶۵ | × |
| ۶۱ | ٹوبہ ٹیک سنگھ | ۶۳ | × |
| ۶۳ | میرپور آزاد کشمیر | ۶۱ | × |
| ۶۵ | گھٹیالیاں اسکول | ۲۹ | ۳۱ |
| ۶۷ | چک ۱۲۷ R.B بہلول پور | ۴۳ | ۱۴ |
| ۶۹ | داؤد خیل | ۴۷ | ۷ |
| ۷۱ | چونڈہ | ۴۴ | × |
| ۷۳ | چک ۲۷۶ R.B گوکھووال | ۲۵ | ۱۵ |
| ۷۵ | عزیز پور ڈگری | ۳۵ | ۲ |
| ۷۷ | پنڈ دادنخان | ۲۱ | ۱۲ |
| ۷۹ | دانہ زید کا | ۳۱ | × |
| ۸۱ | بوگرہ | ۲۰ | ۹ |
| ۸۳ | گھٹیالیاں شہر | ۲۷ | × |
| ۸۵ | چک ۴۶۸ جھنگ | ۲۴ | × |
| ۸۷ | تلونڈی صوبا سنگھ | ۱۱ | × |
| ۸۹ | میمن سنگھ | ۳ | × |
| ۹۱ | چک ۵۶۵ گ ب | × | × |
| ۹۳ | بوڑہ | × | × |
| ۹۵ | کوٹ مومن | × | × |
| ۹۷ | مانگٹ اونچے | × | × |
| ۹۹ | نواں کوٹ | × | × |
| ۱۰۱ | رنگ پور مشرقی پاکستان | × | × |

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی چندہ عام وحصہ آمد | وصولی فیصدی چندہ جلسہ سالانہ |
|---|---|---|---|
| ۳۶ | چک ۹۹ ش | ۱۰۰ | × |
| ۳۸ | ننکانہ صاحب | ۶۴ | ۴۱ |
| ۴۰ | بہاول نگر | ۷۷ | ۲۷ |
| ۴۲ | راڈھن | ۱۰۰ | × |
| ۴۴ | چک ۱۶۹ مراد | ۹۷ | ۴ |
| ۴۶ | چکوال | ۸۷ | ۶ |
| ۴۸ | دارالیمن ربوہ | ۶۸ | ۱۴ |
| ۵۰ | محمود آباد جہلم | ۵۰ | ۲۹ |
| ۵۲ | بیراج کاموکی | ۷۷ | × |
| ۵۴ | گھوگھیاٹ بیانی | ۶۴ | ۹ |
| ۵۶ | احمد آباد اسٹیٹ | ۶۷ | × |
| ۵۸ | چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال | ۵۲ | ۱۴ |
| ۶۰ | ڈگری گھمن | ۵۵ | ۱۰ |
| ۶۲ | کوٹلی آزاد کشمیر | ۴۷ | ۱۵ |
| ۶۴ | شاہدرہ | ۵۴ | ۶ |
| ۶۶ | صادق آباد منڈی | ۷۰ | × |
| ۶۸ | خانیوال | ۴۳ | ۱۲ |
| ۷۰ | جوہر آباد | ۴۱ | ۹ |
| ۷۲ | پسرور | ۳۸ | ۶ |
| ۷۴ | پتوکی منڈی | ۳۴ | ۴ |
| ۷۶ | منڈی بوڑیوالہ | ۳۵ | × |
| ۷۸ | چک ۱۴۵ R-10 | ۲۱ | ۱۱ |
| ۸۰ | گھنوکے ججہ | ۳۰ | × |
| ۸۲ | سانگھڑ | ۲۷ | × |
| ۸۴ | سمبڑیال | ۲۵ | × |
| ۸۶ | کوہ مری | ۱۶ | ۴ |
| ۸۸ | ڈھرکہ | ۳ | × |
| ۹۰ | نارنگ منڈی | × | × |
| ۹۲ | گوٹھ ننھے خان | × | × |
| ۹۴ | تاروا مشرقی پاکستان | × | × |
| ۹۶ | علی پور (مظفر گڑھ) | × | × |
| ۹۸ | مرالہ | × | × |
| ۱۰۰ | چھور کاہلوں | × | × |

## محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کی خدماتِ جلیلہ کا اعتراف

(بقیہ صفحہ اول)

لیکن انہیں ایک بلند پایہ متبحر عالم دین کی حیثیت حاصل نہ تھی نہ ہی وہ بظاہر غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے۔ بایں ہمہ ہم دیکھتے ہیں انہیں انڈونیشیا ایسے ملک میں کہ جہاں پہلے کوئی ایک احمدی بھی موجود نہ تھا تبلیغی لحاظ سے وہ عظیم الشان کامیابی نصیب ہوئی کہ جس کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ایک درویش صفت انسان تھے۔ انہوں نے اپنے اندر وہ خوبی اور صفت پیدا کر لی تھی کہ جو فضل الٰہی کو جذب کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنی بے بضاعتی کے باوجود خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے ہر مشکل اور مصیبت کو برداشت کرنے اور کرتے چلے جانے کا عزم کر لیا۔ چنانچہ ان کا یہ عزم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول ٹھہرا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ کامیابی نصیب کی کہ جو ہم سب کے لئے قابلِ رشک ہے۔ پس ہمارے واسطے اپنے مشن میں کامیاب ہونے کے لئے اصل چیز یہی ہے کہ ہم اپنے وجودوں کو ایسا بنائیں کہ ان میں خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی اہلیت پیدا ہو جائے۔ اس ضمن میں آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر بھی خاص زور دیا۔

یہ تقریب مبلغ امریکہ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور اور مبلغ سیرالیون مکرم قاضی مبارک احمد صاحب کو ان کی مراجعت پر خوش آمدید کہنے اور مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کو جو دوسری مرتبہ نائیجیریا تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے مبلغین کرام کی خدمت میں خوش آمدید و الوداع کا ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں مبلغین کرام نے اپنی جوابی تقریروں میں وکالتِ تبشیر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ، سیرالیون اور نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور ان ممالک میں تبلیغ اسلام کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔ بعد ازاں صاحبِ صدر کی تقریر کے بعد یہ بابرکت تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

## مشرقی پاکستان میں امتناعی نظر بندی کا آرڈیننس منسوخ کر دیا گیا

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں امتناعی نظر بندی کا آرڈیننس منسوخ کر دیا گیا ہے۔ صوبائی گورنر نے ایک اور آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جو سابقہ آرڈیننس کی تنسیخ پر مشتمل ہے۔ اس پر فوراً عمل ہوگا۔

## درخواست دعا

خاکسار کا اکلوتا نومولود بچہ بہت بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ اور عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالسلام۔ سلام ٹی سٹال ربوہ)



## اعلان نکاح

پروفیسر شکیل احمد صاحب ایم۔اے کراچی ولد مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ نعیمہ بیگم بی۔اے۔بی ٹی بنت مکرم خان بہادر محمد صاحب ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی پرنسپل عثمانیہ کالج مدراس (انڈیا) (نواسی ایس عبدالحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر لاہور) کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲ ستمبر ۱۹۵۸ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(عبدالمجید سپرنٹنڈنٹ دفتر امانت۔ ربوہ)